International Research Journal of Religious Studies, Vol.:4, Issue: 01,Jan-June, 2024 PP: 291-313

OPEN ACCESS
IRJRS
ISSN (Online): 2959-1384
ISSN (Print): 2959-2569
www.irjrs.com

پاکستان میں قیدی بچوں کو درپیش مشکلات اور مسائل کا تحقیقی جائزہ

A RESEARCH REVIEW OF THE DIFFICULTIES AND PROBLEMS FACED BY IMPRISONED CHILDREN IN PAKISTAN

Muhammad Zahid
Phd Scholar Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University Mansehra.
Email: *muhammadzahid@gamil.com*

Dr.Sayed Azkia Hashimi
Professor (R)Hazara University Mansehra.
Email: *azkiahashimi@gmail.com*

Abstract

It is the fundamental right of every child to be equipped with the best of education. Unfortunately, due to lack of proper education and training, guardian supervision, children become victims of such people, or become addicted to crimes and commit such crimes as a result of which they have to be locked up in prison cells. They are warned, they are also protected from committing crimes, but they are deprived of the training, compassion of parents, teachers and guardians. In prisons, where they are lonely and miss their parents and relatives, they also have to face many other problems and difficulties such as: housing problems, economic problems, education and training problems, medical and health problems, recreation problems and sexual problems. Here such difficulties and problems are analyzed.

KeyWords*: juvenile problems, Crimes, Rights, Analyzed Borstal Institute.*

موضوع کا تعارف:

قید خانہ اور قید جہاں خود باعث تکلیف واذیت ہے وہاں کچھ چیزیں ان تکالیف کو اور بھی بڑھادیتی ہے، اگر بالغ آدمی کو کچھ مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے تو وہ اسے وقتی سمجھ کر برداشت کرتا ہے لیکن وہ ننھی کلیاں جن کو ابھی تک اچھے اور برے کی تمیز بھی نہیں، جن کو یہ بھی معلوم نہیں کہ کونسا کام ان کے لیے نفع بخش اور کون ساکام نقصان دہ

ہے، جن کے کمزور اعضاء صرف قلم اور کتاب برداشت کرسکتے ہیں ،ان کو اگران پے درپے اذیتوں کا سامنا کرنا پڑے تو وہ ان کو کہاں تک برداشت کرسکیں گے ،بلکہ وہ توان مصائب میں الجھ کر اپنا ذہنی توازن بھی کھو بیٹھیں گے ،ان معصوموں کو اس ترقی یافتہ دور میں بھی قید خانوں میں جا کر ایسے حالات سے گزرنا پڑتا ہے کہ الامان والحفیظ!

ایمنسٹی انٹرنیشنل ایک ادارہ ہے جس نے 2003 میں اپنے ایک رپورٹ میں یہ دعوی کیا کہ اس وقت Juvenile justice system کے موجود ہونے کے باوجود قیدی بچوں کو ان کے تمام حقوق میسر نہیں۔[1]

اسی طرح (HRCP) ایک ادارہ ہے اس کے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق 2003 میں بہت ساری جیلوں میں بچوں کو بیڑیوں میں بند پایا گیا، ان جیلوں میں بہاولپور کی جیل بھی شامل ہے۔[2]

دسمبر 2011 میں (Society for the protection of rights of children) (SPARC) نے پاکستان میں بچوں کے قید خانوں سے متعلق سروے کرکے یہ رپورٹ پیش کی کہ اس وقت پاکستان کی جیلوں میں محبوس بچوں کی کل تعداد تقریباً 1421 ہیں، جن میں سے صرف 165 بچے سزا کاٹ رہے ہیں باقی سب کو محض الزام کی بناء پر قید کیا گیا ہے۔[3]

بچوں کی اتنی بڑی تعداد کا جرم ثابت ہونے کے بغیر قید خانوں میں محبوس ہونا جہاں خود قابل افسوس ہے وہاں ترقی یافتہ صفوں میں شامل ہونے والے ملک کے ارباب حل وعقد کے لیے بھی لمحہ فکریہ ہے۔ ان معصوم کلیوں کی مجبوری اور بے بسی کا زیادہ تعلق دیکھنے سے ہیں کہ ان کے چہروں کو پڑھ کر آدمی ان کے مسائل اور مشکلات کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ اگرچہ ان تمام مسائل اور مشکلات کو کما حقہ بیان کرنا دشوار ہے تاہم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کے اصول کے تحت چند اہم مسائل اور مشکلات کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔ اس وقت جیلوں میں مقید بچوں کو جن بڑے مسائل اور مشکلات کا سامنا ہے ان کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

1. رہائش کے مسائل
2. معاشی مسائل
3. تعلیم اور تربیت کے مسائل
4. علاج معالجہ اور صحت کے مسائل
5. تفریح کے مسائل
6. جنسی مسائل

اس وقت بچے دو قسم کے قید خانوں میں مقید ہے:

1. ان قید خانوں میں جو صرف بچوں کے لیے مخصوص ہیں۔

2. ان قید خانوں میں جو بالغ افراد کے لیے ہے مگر ان میں بچوں کے لیے علیحدہ سیکشن قائم ہے۔

بچوں کے قید خانوں سے متعلق مسائل:

جو قید خانے صرف بچوں کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں جہاں صرف بچوں کو مقید رکھا جاتا ہے وہاں کے بچوں کو جن مسائل اور مشکلات کا سامنا ہے اس کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

رہائش کے مسائل:

بورسٹل انسٹیٹیوٹ فیصل آباد:

انسان کو زندگی گزارنے کے لیے رہائش کی ضرورت ہوتی ہے رہائش نہ ملنے کی وجہ سے انسان کو سخت اذیت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جو بچے کسی وجہ سے قید و بند کی صعوبتوں سے گزر رہے ہوں ان کے لیے معقول رہائش کا انتظام کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے، بروز بدھ 26 مئی 2021 کو تین بجے میں نے بورسٹل انسٹیٹیوٹ اینڈ جوینائل جیل فیصل آباد کا دورہ کیا، یہ جیل شہر کے اختتامی حدود پر سنٹرل جیل سے تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلے پر ایک نہر کے قریب واقع ہے۔ اس وقت بورسٹل جیل فیصل آباد کے قیدی بچے رہائش کے اعتبار سے سخت مشکلات سے دوچار ہیں جس کی وجہ بورسٹل جیل فیصل آباد کی دیوار کا گرنا ہے، جیل انتظامیہ نے ان بچوں کو فی الحال سنٹرل جیل فیصل آباد منتقل کیا ہے۔[4] سنٹرل جیل چونکہ بالغ عمر کے افراد کے لیے ہے اس لیے وہاں ہر وقت ایک رش اور بھیڑ لگی رہتی ہے اور مختلف قسم کے حالات اور افراد دیکھنے کو ملتے ہیں ایسے قیدی بھی نظر آجاتے ہیں جن کی حالت کو دیکھ کر بچے نفسیاتی ہو جاتے ہیں۔ بچے آزادانہ طور پر چل پھر نہیں سکتے ان کے لیے اوقات اور جگہوں کی تعیین ہوتی ہے کہ کہاں کب جا سکتے ہیں اور کب نہیں۔ بورسٹل انسٹیٹیوٹ اینڈ جوینائل جیل کا دیوار تقریباً تین سال پہلے گر گیا ہے دیوار کی لمبائی اگرچہ کافی زیادہ ہے لیکن اتنا زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود تعمیر کا پورا نہ ہونا سمجھ سے بالاتر ہے۔ حالات کا جائزہ لیکر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ سنٹرل جیل تو چوبیس گھنٹے آباد رہتا ہے اس لیے ان بچوں کو وہاں رکھنے میں سنٹرل جیل کے انتظامیہ کو کوئی دقت نہیں اور بورسٹل انسٹیٹیوٹ کے انتظامیہ کا اس میں فائدہ ہے کہ وہ دن کو ایک بجے چھٹی کر کے چلے جاتے ہیں اس کے بعد صرف مین گیٹ پر سیکورٹی گارڈ موجود ہوتے ہیں جو بلڈنگ کی سیکورٹی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔[5] انہوں تو یہ بھی بتایا کہ وہاں روزانہ کوئی نہیں آتا صرف سیکورٹی اور صفائی کا عملہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔

بورسٹل انسٹیٹیوٹ بہاولپور:

بورسٹل انسٹیٹیوٹ بہاولپور میں بچوں کے رہائش کے لیے صرف ہال ہے جس میں گرمی سے بچنے کے لیے پنکھے لگائے گئے ہیں، لوڈشیڈنگ کی صورت میں جنریٹر کا انتظام موجود ہے، سردی کے موسم میں بچوں کو کمبل فراہم کیے جاتے ہیں۔ بہاولپور کا موسم گرمی میں بہت زیادہ گرم رہتا ہے، اس لیے بچوں کے ہالوں میں گرمی کی شدت زیادہ ہوتی

ہے، بچوں نے بتایا کہ یہاں چونکہ واٹر کولر کا انتظام نہیں جس کی وجہ سے ہم شدید مشکلات میں ہیں، حالانکہ اس علاقے میں واٹر کولر کے بغیر گزارا مشکل ہے۔

بچوں کے رہائشی احاطے کی صفائی بچوں سے کرائی جاتی ہے، جس کی وجہ سے ہال میں جہاں تک بچے رہائش پذیر ہے وہاں تک صفائی ہوتی ہے لیکن اس سے آگے ہال میں کوڑا کرکٹ بکھرا پڑا رہتا ہے۔ مجموعی طور پر صفائی کا نظام کمزور ہے جس میں بہتری کی اشد ضرور ہے کیونکہ صفائی نہ ہونے کی وجہ سے بچے مختلف قسم کے امراض کے شکار ہو جاتے ہیں۔

معاشی مسائل:

انسانی ساخت کی بقاء خوراک پر موقوف ہے خوراک سے کوئی جاندار مستغنی نہیں ہو سکتا تاہم اس سلسلے میں بڑوں کی بنسبت بچوں کے خوراک کا مسئلہ انتہائی پیچیدہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بڑوں کے خوارک کے لیے کوئی وقت مقرر کیا جا سکتا ہے مگر بچے کو کسی بھی وقت کھانے کی طلب ہو سکتی ہے مقررہ وقت تک بچوں کو انتظار کرنا سخت اذیت کا باعث بنتا ہے ایسا عین ممکن ہے کہ مقررہ وقت پر بچہ کی طبیعت کھانے کو نہ چاہتی ہو اور اس وقت کوئی اسے جبراً کھلانے کے لیے مقرر بھی نہیں ہوتا لہٰذا قیدی بچوں کے لیے ہر وقت کھانا دستیاب ہونا چاہیے اور بلا کسی ڈانٹ و غصہ کے ان کو کھانا فراہم کرنا چاہیے۔

بچوں کو باہنر افراد بنانے کے لیے اور مستقبل میں معاشی بدحالی سے محفوظ رکھنے کے لیے ان کو مختلف ہنر سکھائے جائے ایک رپورٹ کے مطابق TEVTA کے تعاون سے ویلڈنگ، الیکٹریشن اور موٹر مکینک وغیرہ کی مہارت کا کورس کروایا جاتا ہے۔[6]

یہ تمام کام ایسے ہیں، جن میں کافی مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے اگر ان کو کمپیوٹر پروگرامز اور دستکاری کے ساتھ ساتھ انگلش لینگویج، عربی لینگویج اور چائنیز لینگویج سکھانے کا اہتمام کیا جائے تو یہ مستقبل میں ان کی معاشی زندگی میں کافی حد تک سہولت پیدا کر سکتا ہے۔

جوینائل جیل فیصل آباد:

جوینائل جیل فیصل آباد کے تمام بچوں کو سنٹرل جیل فیصل آباد منتقل کیا گیا ہے اس وجہ سے ان کے معاشی مسائل اور مشکلات کو بالغ افراد کے قید خانوں کے فہرست میں ذکر کیا گیا ہیں۔

بورسٹل انسٹیٹیوٹ بہاولپور:

بورسٹل انسٹیٹیوٹ بہاولپور کے ڈپٹی سپرنڈنٹ علی رضا نے بتایا کہ یہاں بچوں کو ویلڈر، الیکٹریشن اور موٹر سائیکل مکینک کا کام TEVTA، سوشل ویلفیئر، دستک فاؤنڈیشن اور مدینہ فاؤنڈیشن فیصل آباد کے تعاون سے سکھایا جاتا ہے، بچے تعلیمی سرگرمیوں کی بنسبت ہنر سیکھنے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن اس وقت کرونا وبا کی وجہ سے بچوں کو کوئی

ہنر اور پیشہ نہیں سکھایا جاتا جس کی وجہ سے سمجھدار بچے پریشان نظر آئے۔ایک بچے نے انٹرویو کے دوران بتایا کہ جن دنوں میں یہ کام سکھائے جاتے ہیں یہ روزانہ کے بنیاد پر نہیں ہوتے بلکہ دو تین دن تک ہوتے ہیں مستقل اور روزانہ نہ سکھانے کی وجہ سے ہمیں اس سے کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو رہا۔

تعلیم وتربیت کے مسائل:

عام بچوں کی نسبت مجرم بچوں کے لیے تعلیم وتربیت انتہائی ناگزیر ہے ان کو اسلامی آداب ،اچھے اخلاق ،اچھے برے کی تمیز، آداب معاشرت، ابتدائی شرعی مسائل پاکی وناپاکی کے مسائل وغیرہ سکھانا بہت ضروری بلکہ ان کا بنیادی حق ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ، وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ[7] ترجمہ: اپنے اولاد کے عزت نفس کا خیال رکھو اور انہیں اچھے اخلاق سکھاؤ۔

ایک رپورٹ کے مطابق قیدی بچوں کو مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ رسمی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔[8] تاہم اس کے لیے محکمہ تعلیم کی طرف سے کبھی بھی اساتذہ بھرتی کرنے کا اشتہار اوران کے تعلیمی نصاب سے متعلق معلوماتی پروگرام منعقد نہ ہو سکا۔حالانکہ دیگر اداروں کی طرح یہاں بھی میرٹ کے بنیاد پر قابل اور ذہین محنتی اساتذہ کی اشد ضرورت ہے اس کے ساتھ ہی ان کا نصاب تعلیم بھی دوسرے اداروں سے قدرے مختلف ہونا چاہیے ان کی تعلیم میں تربیت اور اصلاح کا پہلو غالب رکھنا چاہیے تاکہ جیل سے نکل کر یہ بھی قوم اور ملک کا قیمتی سرمایہ بن سکے۔

پاکستان پریزن رولز کے مطابق جو بچہ ایک سال یا اس سے زائد عرصہ کے لیے قید ہو جائے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ کم از کم دو گھنٹے پڑھنے لکھنے اور حساب کی مشق کرنے میں صرف کرے۔[9]

پاکستان پریزن رولز کی طرف سے وقت کی یہ تحدید بہت کم ہے جس میں معقول تعلیم حاصل نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس وقت کو بڑھا کر کم از کم پانچ گھنٹے مقرر کرنا چاہیے تاکہ دیگر بچوں کی طرح یہ بھی تعلیم زیور سے خوب اچھی طریقہ سے آراستہ ہو۔

جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ کے ساتھ ساتھ دوسرے ایسے مستند اور بہترین ادارے جو ان بچوں کی تعلیمی اور تربیتی ترقی میں معاونت کرنا چاہتے ہوں ان کو بھی اس کار خیر میں حصہ ڈالنے کا موقع فراہم کیا جائے۔اس کے ساتھ ساتھ ان قید خانوں میں مقامی علمائے کرام سے اصلاحی بیانات کروانے کا ایک منظم اور مربوط نظام قائم کیا جائے اور اسلامی دینی کتب کی لائبریریاں قائم کی جائے۔

جوینائل جیل فیصل آباد:

جوینائل جیل فیصل آباد کے تمام بچوں کو سنٹرل جیل فیصل آباد منتقل کیا گیا ہے اس وجہ سے ان کے مسائل اور مشکلات کو بالغ افراد کے قید خانوں کی فہرست میں ذکر کیا گیا ہیں۔

بورسٹل انسٹیٹیوٹ بہاولپور:

بورسٹل انسٹیٹیوٹ بہاولپور میں بچوں کی کل تعداد 73 ہیں۔[10] اس وقت اس جیل میں بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لیے صرف دو مذہبی ٹیچرز کی خدمات حاصل کی گئی ہے:[11]

کرونا وبا سے پہلے عصری تعلیم سکھانے کے لیے گورنمنٹ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے ایک استاد دیا تھا لیکن اب وہ یہاں نہیں ہے۔

بلڈنگ: اساتذہ بچوں کو ایک ہال میں بٹھا کر پڑھاتے ہیں تعلیم کے لیے مستقل کوئی ہال یا کمرہ دستیاب نہیں ہے۔

تعلیمی اوقات: صبح 9:00 سے 12:00 بجے تک۔

کلاسسز: پہلی جماعت سے ایم اے تک، لیکن فی الحال عصری تعلیم کا سلسلہ موقوف ہے۔

نصاب عصری تعلیم:

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا نصاب اور BISE کا نصاب اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ بچوں کو کتابیں جیل کی طرف سے فراہم کی جاتی ہے۔

نصاب دینی تعلیم:

یہاں پر بچوں کو نورانی قاعدہ، ناظرہ قرآن مجید اور ابتدائی اسلامی تعلیمات سکھائی جاتی ہے۔

کلاس میں اوسطاً تقریباً 40 فیصد بچے حاضر ہوتے ہیں۔

امتحان کی ترتیب:

امتحان وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے دلوایا جاتا ہے۔

لائبریری:

اس جیل میں ایک مختصر سی لائبریری قائم کی گئی ہے۔ جس میں انگلش اور اردو زبان میں لکھی گئی چند کتابیں دستیاب ہے۔

سپورٹ ڈے:

بچے اکثر اوقات کرکٹ کھیلتے ہیں، جمعہ اور اتوار کو صبح کے وقت جمناسٹک کرتے ہیں۔ زیادہ بچے کھیلنے کی بجائے چہل قدمی کو ترجیح دیتے ہیں۔

تعلیمی ایام:

ہفتے میں چھ دن پڑھائی اور ایک دن چھٹی ہوتی ہے۔

کلاس میں ناغہ اور سستی:

اس جیل میں بچوں کو ناغہ اور سستی کی صورت میں بار بار سمجھایا جاتا ہے۔[12]

جیل کے بچوں نے خود بتایا کہ وہ اپنے تعلیم سے مطمئن نہیں ہے ان کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے۔ انٹرویو میں ایک بچے نے بتایا کہ میں انٹر کے امتحان کی تیاری کر رہاں ہوں اور خود کتابوں کا مطالعہ کر کے کتاب حل کرتا ہوں جہاں مشکل آجائے وہاں استاد کی طرف رجوع کرتا ہوں لیکن کئی بار استاد کے پاس بھی حل موجود نہیں ہوتا جس کی وجہ سے میری پڑھائی کمزور رہتی ہے۔ مزید اس کا کہنا تھا کہ جیل کے اندر لائبریری وغیرہ میں بھی کتابوں کے گائیڈز (شروحات) دستیاب نہیں ہے جہاں سے استفادہ کیا جاسکے۔

علاج معالجہ اور صحت کے مسائل:

جوینائل جیل فیصل آباد:

جوینائل جیل فیصل آباد کے تمام بچوں کو سنٹرل جیل فیصل آباد منتقل کیا گیا ہے جن کے مسائل اور مشکلات بالغ افراد کے قید خانوں کے فہرست میں ذکر کیے گئے ہیں۔

بورسٹل انسٹیٹیوٹ بہاولپور:

بورسٹل انسٹیٹیوٹ بہاولپور میں بچوں کی صحت کا مکمل خیال رکھا جاتا ہے، جیل میں میڈیکل سپیشلسٹ موجود ہے بیمار بچوں کو وہ روزانہ کی بنیاد پر معائنہ کرتے ہیں، اسی طرح دوائیاں بھی تقریباً جیل کے اندر دستیاب ہوتی ہے تاہم اگر اس سے افاقہ نہ ہو اور مریض کو باہر کسی ڈاکٹر کے پاس لے جانا پڑے تو جیل کی طرف سے اس کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

بورسٹل انسٹیٹیوٹ بہاولپور کے ڈپٹی سپرنڈنٹ علی رضا نے بتایا کہ یہاں بچوں کے صفائی کا خیال رکھا جاتا ہے، کپڑے دھونے کا صابن، نہانے کا صابن، تیل، کنگی اور اس جیسی اشیاء بروقت بچوں کو مہیا کی جاتی ہے۔ اور مذکورہ اشیاء جیل کی طرف سے بغیر کسی معاوضہ کے بچوں کو دیے جاتے ہیں۔[13]

تفریح کے مسائل:

بچوں کی ذہنی اور جسمانی نشو نما کے لیے کھیل کود بہت ضروری ہے کھیل کے بغیر بچے کی صحیح نشو نما ممکن نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے بچوں کے سلسلے میں کھیل کود کی حوصلہ افزائی فرمائی اس سلسلے میں یعلیٰ عامری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ : أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي إِلَى طَعَامٍ دُعُوا لَهُ قَالَ: فَاسْتَمْثَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَ الْقَوْمِ، وَحُسَيْنٌ مَعَ غِلْمَانٍ يَلْعَبُ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَهُ، فَطَفِقَ الصَّبِيُّ يَفِرُّ هَا هُنَا مَرَّةً وَهَا هُنَا مَرَّةً، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَاحِكُهُ حَتَّى أَخَذَهُ۔[14]

ترجمہ: وہ آپ ﷺ کے ساتھ ایک دعوت کی طرف نکلے، آپ ﷺ لوگوں کے آگے آگے تشریف فرما تھے اسی دوران حضرت حسین رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے آپ ﷺ نے اسے پکڑنے کا ارادہ فرمایا تو وہ ادھر اُدھر بھاگنے لگے آپ ﷺ اسے ہنسانے لگے یہاں تک کہ اسے پکڑ لیا۔

بچہ اگرچہ قید خانے میں سزا کاٹ رہا ہوتا ہے لیکن فطری طور پر کھیل اور تفریح کے لیے وہ ذہنی طور پر تیار ہوتا ہے۔ قید خانے میں معقول طریقے سے ہر بچے کی چاہت کے مطابق کھیل کا موقع تو میسر نہیں ہوتا، کیرم بورڈ اور لڈو جیسے کھیل جس کو عام طور پر والدین اپنے بچوں کے لیے نقصان دہ سمجھتے ہیں جیل خانوں میں بچے اس کھیل سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اگر بچے کرکٹ والی بال، فٹ بال وغیرہ کھیل کھیلنا چاہے تو اس کے لیے ان کے پاس گیند اور دوسرے آلات کھیل میسر نہیں ہوتے جس کی وجہ سے وہ کھیل کود اور جسمانی ورزش سے محروم ہو جاتے ہیں۔

بورسٹل انسٹیٹیوٹ فیصل آباد:

جوینائل جیل فیصل آباد کے تمام بچوں کو سنٹرل جیل فیصل آباد منتقل کیا گیا ہے جن کے مسائل اور مشکلات بالغ افراد کے قید خانوں کے فہرست میں ذکر کیے گئے ہیں۔

بورسٹل انسٹیٹیوٹ بہاولپور:

بورسٹل انسٹیٹیوٹ بہاولپور میں بچوں کے کھیل اور تفریح کے لیے گراؤنڈ کی سہولت موجود ہے بچے اس میں عصر کے بعد اور چھٹی کے دن کھیلتے ہیں، بہت کم بچے کھیل میں مصروف ہوتے ہیں اکثر بچے صرف تماشائی ہوتے ہیں یا جیل کے احاطہ میں ٹہل رہے ہوتے ہیں۔ انتظامیہ کی طرف سے کوئی پابندی نہیں جو بخوشی کھیلتے ہیں وہ کھیلتے ہیں اور جو کھیلنا نہیں چاہتے وہ بیٹھے رہتے ہیں۔ کھیلنے کے آلات بچوں کے ڈیمانڈ کے مطابق فراہم کیے جاتے ہیں۔ اور اس کی تمام ذمہ داری جیل انتظامیہ کی ہوتی ہے۔

جنسی مسائل:

انسانی حقوق کے بین الاقوامی ادارے (Human Rights Watch) نے پاکستان میں بچوں کے قید خانوں سے متعلق شکایات میں اس بات کا بھی اظہار کیا ہے کہ قید خانوں میں بچو ں کو جسمانی اور جنسی تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔[15]

بدکاری بہت بڑا گناہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاۗءَ سَبِيْلًا[16]

ترجمہ: اور زنا کے پاس بھی نہ پھٹکو۔ وہ یقینی طور پر بڑی بے حیائی اور برے راہ روی ہے۔

آیت کریمہ سے بدکاری کی قباحت اور شناعت واضح ہے کہ قریب جانے سے بھی اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔ ایک طرف بدکاری کی قباحت اور اس کے ساتھ ساتھ چھوٹے بچوں کے ساتھ بدفعلی کرنا انتہائی شرمناک ہے، یہ اتنا بڑا اقابل

مواخذہ جرم ہے کہ اس جرم کے ارتکاب میں اللہ تعالی نے لوط علیہ السلام کے قوم پر پتھر برسائے تھے قرآن کریم میں اللہ تعالی کاارشاد ہے: فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ[17]

ترجمہ: پھر جب ہمارا حکم آگیاتو ہم نے اس زمین کے اوپر والے حصے کو نیچے والے حصے میں تبدیل کر دیا، اوران پر پکی مٹی کی تہہ بر تہہ پتھر برسائے۔

جن جیلوں میں میرا جانا ہوا وہاں کے بچوں سے اورانتظامیہ سے میں نے غیر محسوس طریقہ پر اس سے متعلق سوال کیا کہ یہاں بچوں سے برا سلوک تو نہیں کیا جاتا یا بچوں کو کوئی تنگ تو نہیں کرتا۔۔۔لیکن سب کا جواب یہی تھا کہ بچے محفوظ ہے اور بہت سمجھداری کے ساتھ اپنا وقت گزار رہے ہیں۔ سنٹرل جیل فیصل آباد کے بچوں نے تو مجھے حیرت میں مبتلا کر دیا تھا وہ بہت ہی خوش تھے اور مسکرا کر بات کر رہے تھے، ان کے وضع قطع اور لائف سٹائل سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی ماڈرن سکول میں زیرِ تعلیم بچے ہوں۔ ہر سوال کو جواب مثبت انداز میں دے رہیں تھے اور جب میں نے ان سے پوچھا کہ آپ لوگ یہاں خوش ہے؟ بد سلوکی تو نہیں کی جاتی؟ تو انہوں نے بتایا کہ وہ بہت خوش ہے اور کوئی ان کے مجبوری سے غلط فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

بالغ افراد کے قید خانوں سے متعلق بچوں کے مسائل:

بظاہر ان دونوں قسم کے قید خانوں میں مقید بچوں کے مسائل اور مشکلات مجموعی طور پر تو ایک جیسے ہیں تاہم جو بچے بالغوں کے قید خانوں میں مقید ہے ان کو زیادہ مشکلات اور مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کے جملہ سہولیات انتظامات اور طرز تعمیر بڑوں کے سوچ کے مطابق ہوتی ہے جس کی وجہ سے اکثر بچے نفسیاتی طور پر خوف محسوس کرتے ہیں اسی طرح بچوں کے سامنے کچھ ایسے مناظر بھی آجاتے ہیں جن کا بچوں کے زندگی پر منفی اثر پڑتا ہے، مثلاً مار پیٹ اور سخت سزائیں، چیخ وپکار، ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے انسان، مجرموں کا انتظامیہ سے بد سلوکی یا بدزبانی وغیرہ۔اسی طرح عدالت میں جاتے اورآتے وقت بچوں اور بڑوں کو ایک ساتھ بیٹھے اور سفر کرنے کا موقع ملتا ہے جس دوران بچوں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔جو قید خانے صرف بچوں کے لیے مخصوص ہے وہاں ان مسائل اور مشکلات سے بچے محفوظ رہتے ہیں۔

رہائش کے مسائل:

سنٹرل جیل ہری پور:

بروز منگل 25 مئی 2021 کو صبح تقریباً دس بجے میں نے سنٹرل جیل ہری پور کا وزٹ کیا وہاں کے سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب کے ساتھ ملاقات کی (جس کی تفصیلات انٹرویوز میں موجود ہیں) سنٹرل جیل ہری پور کے قیدی بچوں نے رہائش سے متعلق اطمینان کا اظہار کیا۔اس جیل میں بچوں کے رہائش کے لیے ہال اور کمرے دونوں کا انتظام موجود ہے۔گرمی سے بچنے کے لیے پنکھے اور سردی سے بچنے کے لیے گرم کمبلوں کا انتظام موجود ہے تاہم

صفائی کا نظام کافی کمزور ہے، دیواروں پر لکیریں اور تھوکنے کے نشانات وغیرہ موجود ہے کافی سارے جگہوں پر کوڑا کرکٹ بکھرا ہوا پڑا ہے، اسی طرح جیل کے احاطے میں ایک آوارے کتا بھی گھوم رہا تھا۔[18]

سنٹرل جیل فیصل آباد:

بروز بدھ 26 مئی 2021 کو صبح بارہ بجے کے قریب میں نے سنٹرل جیل فیصل آباد کا وزٹ کیا وہاں کے انتظامیہ اور بچوں سے ملاقاتیں کی (جس کی تفصیلات ضمیمہ کے تحت انٹرویوز میں موجود ہیں) وہاں پر بچے رہائش کے انتظام سے مطمئن تھے تاہم گرمی کے موسم میں چونکہ فیصل آباد کا موسم بہت گرم رہتا ہے اس وجہ سے ان کو کچھ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے عام جیلوں کی طرح سنٹرل جیل فیصل آباد میں بھی قیدیوں کے رہائشی کمروں اور حالوں میں صرف پنکھوں کا انتظام ہے، اگر بچوں کے سیکشن میں واٹر کولر یا کسی متبادل کا انتظام کیا جائے تو بہتر ہو گا، کیونکہ گرمی کی تیزی کی وجہ سے عام طور پر بچوں کو صفائی نہ ہونے کی وجہ سے بخار اور دیگر بیماریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے انتظامیہ کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ سنٹرل جیل فیصل آباد کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب کا کہنا تھا کہ بیمار بچوں کا اگر جیل کے اندر علاج نہ ہو سکے تو پھر باہر کے سرکاری ہسپتال سے میڈیکل بورڈ کو بلانا پڑتا ہے جس پر کافی سارا وقت صرف ہوتا ہے، کسی بھی ناخوشگوار واقعہ پیش آنے سے جیل کے انتظامیہ کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[19]

سنٹرل جیل فیصل آباد چونکہ بورسٹل ادارہ نہیں ہے لہذا ان بچوں کو وہاں منتقل نہیں کرنا چاہیے تھا بلکہ بہاولپور بورسٹل جیل منتقل کرنا چاہیے تھا جو کہ خاص قیدی بچوں کے لیے ہی تعمیر کیا گیا ہے وہاں ان کے لیے مناسب سہولیات موجود ہیں۔ تاہم سنٹرل جیل فیصل آباد میں بھی بچوں کے رہائش کے لیے الگ اور مناسب احاطے کا انتظام کیا گیا ہے اور بچوں کو بڑے قیدیوں سے الگ رکھا جاتا ہے۔

سنٹرل جیل سکھر:

اس جیل میں بچوں کے رہائش کے لیے ہال اور کمروں کی سہولت موجود ہے، تاہم بچے ہال میں رہائش پذیر ہوتے ہیں جہاں شدید گرمی ہوتی ہے جس کی وجہ چھت کا بہت نیچے ہونا ہے چھت کی اونچائی اگر زیادہ رکھی جاتی تو ممکن ہے کہ گرمی اتنی شدید نہ ہوتی اسی طرح ہال میں کھڑکیوں اور روشن دانوں کی تعداد بھی بہت کم ہے اگر پورے ہال میں روشن دان اور کھڑکیوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے تو بھی گرمی کی شدت پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ سنٹرل جیل سکھر میں صفائی کا انتظام نہ ہونے کے مترادف تھا جگہ جگہ اشیاء خورد و نوش کے خالی پلاسٹک بکھرا ہوا پڑا تھا۔

معاشی مسائل:

سنٹرل جیل سکھر:

سنٹرل جیل سکھر کے سپرنڈنٹ منظور علی شاہ نے قیدی بچوں کے معاشی صورت حال پر انتہائی تشویش کا اظہار کیا انہوں نے بتایا کہ یہاں نہ تو بچوں کوئی ہنر اور پیشہ سکھایا جاتا ہے اور نہ ہی کوئی انڈسٹری قائم ہے، بچے قید کا پورا عرصہ یوں ہی بے کار گزار کر یہاں سے چلے جاتے ہیں بلکہ ان کو اگر کچھ آتا بھی ہو تو وہ بھی یہاں بھول کر جاتے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں نہ حکومت تعاون کرتی ہے اور نہ ہی کسی ادارے نے رابطہ کیا ہے۔بچوں نے بتایا کہ ان کو کوئی ہنر یا پیشہ نہیں سکھایا جارہا۔

سنٹرل جیل فیصل آباد:

سنٹرل جیل فیصل میں رہائش پذیر بچے جو دراصل بورسٹل انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کے قیدی بچے ہیں،ان کو وہاں TEVTA اور دوسرے غیر سرکاری اداروں کے تعاون سے ویلڈنگ،الیکٹریشن اور موٹرمکینک وغیرہ کی مہارت کا کورس کروایا جاتا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق بہت سارے بچوں نے وہاں سے ان کورسس میں مہارت حاصل کر کے اپنے مستقبل کو روشن کیا ہے۔ انتظامیہ نے بتایا کہ اس وقت پورے ملک میں چونکہ کرونا کی وبا پھیلنے کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے اس لیے کافی عرصہ سے مذکورہ کورسس کا انعقاد نہ ہو سکا۔

سنٹرل جیل ہری پور:

جیل کے ڈپٹی سپرنڈنٹ صاحب نے بتایا کہ یہاں مقید بچوں کو مختلف قسم کے ہنر سکھائے جاتے ہیں جن میں ویلڈنگ،الیکٹریشن اور موٹرمکینک قابل ذکر ہے،لیکن حکومت کی طرف سے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی جاتی اور نہ ہی انتظامیہ کو ان کورسس کے انعقاد کا پابند بنایا جاتا ہے۔اکثر کورسس TEVTA کے تعاون سے منعقد کیے جاتے ہیں۔CT استاد محمد نوید نے بتایا کہ یہاں پر بچوں کو ٹیلرنگ بھی سکھائی جاتی ہے۔

تعلیم وتربیت کے مسائل:

سنٹرل جیل فیصل آباد:

سنٹرل جیل فیصل آباد میں بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لیے ریلیجیس ٹیچر، دینی معلم ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن کی طرف سے، CT ٹیچر اور PST ٹیچر کی خدمات حاصل کی گئی ہے۔(انتظامیہ نے اساتذہ کرام کے نام اور کوائف فراہم کرنے سے معذرت کی)

سنٹرل جیل فیصل آباد کے انتظامیہ نے مجھے تمام تفصیلات سے خود آگاہ کیا کرونا وباء کے باعث جیل میں قیدیوں کے ساتھ ملاقات کرنے اور ان کے رہائشی بلڈنگ کی طرف جانے پر سخت پابندی عائد کی گئی تھی۔تاہم شدید اصرار کے بعد پھر بچوں سے ملاقات اور انٹرویوز کرنے کی اجازت دے دی۔

سکول: سکول کے لیے چند کمروں پر مشتمل ایک معقول بلڈنگ کا انتظام کیا گیا ہے۔

سکول ٹائم ٹیبل: صبح 8:00 سے 12:00 بجے تک۔

کلاسسز: مڈل تک۔

نصاب عصری تعلیم:

انتظامیہ نے بتایا کہ ہم بچوں کو سرکاری سلیبس کے مطابق تعلیم دیتے ہیں جو سلیبس صوبہ بھر کے سکولوں میں رائج اسی کے مطابق اساتذہ بچوں کو پڑھاتے ہیں۔

نصاب دینی تعلیم:

بچوں کو نماز کا سبق، کلمے، دعائیں اور اخلاقی تربیت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ سب سے پہلے کلمے اور نماز مع ترجمہ سکھاتے ہیں، اس کے بعد تعلیم القرآن ٹرسٹ کا قاعدہ پڑھاتے ہیں، اس کے بعد ناظرہ قرآن پھر ترجمہ قرآن اور پھر حفظِ قرآن کی تعلیم دی جاتی ہے۔

امتحان کی ترتیب:

کروناوائرس کی وبا کے باعث ابھی تک امتحانات کی کوئی ترتیب نہیں بنی۔ اس سے قبل امتحان لیا جاتا تھا اور اساتذہ خود ہی امتحان لیتے تھے۔

لائبریری:

ایک کمرے پر مشتمل لائبریری ہے جو مختلف موضوعات کے کتب پر مشتمل ہے۔

سپورٹ ڈے:

ہر جمعے کو سپورٹ ڈے ہوتا ہے۔

تعطیل:

ہفتہ اور اتوار کو سرکاری چھٹی ہوتی ہے اس کے علاوہ سردی اور گرمی کی چھٹیاں بھی محمکہ تعلیم کے اعلانات کے مطابق دی جاتی ہے۔

عصری تعلیم کی وجہ سے رعایت:

میٹرک سے لیکر ایم اے تک کسی بھی امتحان میں کامیابی پر ایک سال کی سزا معاف ہوتی ہے۔

اسلامی تعلیم کی وجہ سے رعایت:

ناظرہ قرآن سیکھنے پر ایک سال کی سزا معاف ہو جاتی ہے۔ ترجمہ قرآن سیکھنے پر دو سال کی سزا معاف ہو جاتی ہے اور قرآن مجید کو حفظ یاد کرنے پر بھی دو سال کی سزا معاف ہو جاتی ہے۔

کلاس میں ناغہ اور سستی:

جو بچہ کلاس میں ناغہ کرے یا سستی کرے وقت پر کلاس نہ پہنچے تو اس کو سمجھاتے ہیں اور تنبیہ کرتے ہیں اس کے باوجود بھی اگر وہ سستی کرے تو پھر چیف آف جیل کو بتاتے ہے اس کے بعد ڈپٹی سپرنڈنٹ کو بتاتے ہیں وہ بچے کو بلا کر اسے تنبیہ کرتے ہیں، تاہم مارپیٹ اور سزپر سخت پابندی ہے۔

سنٹرل جیل ہری پور:

سنڑل جیل ہری پور میں بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لیے چار اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئی ہے:

1. قاری محمد فدا صاحب ریلیجیس ٹیچر
2. قاری محمد یونس صاحب دینی معلم ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن
3. خالد محمود صاحب PST ٹیچر
4. محمد نوید اختر صاحب CT ٹیچر

سکول: سکول چار کمروں پر مشتمل ہے۔

سکول ٹائم ٹیبل: صبح 8:45 سے 11:00 بجے تک۔

حفظ کلاس کا ٹائم: 7 بجے سے 12 تک۔ یہ سے حفظ کرنے والے بچوں کے لیے ہے۔

دینی تعلیم کا ٹائم ٹیبل: صبح 7 بجے سے 8 بجے تک۔

مدرسہ: دینی تعلیم کا کلاس برآمدہ یا چمن میں ہوتا ہے۔

کلاسسز: اول تا پنجم

نصاب عصری تعلیم:

اساتذہ کرام نے بتایا کہ ہم بچوں کے سرکاری سلیبس کے مطابق تعلیم دینا چاہتے ہیں اور اس کی کوشش بھی کرتے ہیں لیکن اس طرح کرنا مشکل ہوتا ہے اس کی وجوہات یہ ہے کہ بچوں کم ہوتے ہیں اور اساتذہ کی تعداد بھی معقول نہیں ہے اس لیے ہم اپنے صوابدید پر تمام بچوں کو ایک یا دو کلاسوں میں تقسیم کرکے اپنے صوابدید پر پڑھاتے ہیں۔

نصاب دینی تعلیم:

قاری محمد یونس صاحب نے بتایا جو اس جیل میں دینی معلم ہے ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن کے تعاون سے کہ جب بھی کوئی نیا بچہ میرے پاس آتا ہے تو میں اس سے ٹیسٹ لیتا ہوں اگر اس کی تلفظ اچھی ہو اور ناظرہ پڑھا ہوا ہو تو اس کو حفظ کروانا شروع کرتا ہوں، اور اگر ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو تو اس کو قرآن مجید کا ناظرہ سکھاتا ہوں

اور اگر وہ بلکل مبتدی ہو تو قاعدہ کی کلاس میں اس کو بٹھاتا ہوں۔ انتظامیہ کی طرف سے اس بارے میں کوئی لائحہ عمل نہیں یہ ساری ترتیب میں اپنے صوابدید پر بناتا ہوں۔

عام طور پر کلاسوں کی ترتیب یہ ہوتی ہے کہ سب سے پہلے کلمے اور نماز مع ترجمہ سکھاتے ہیں، اس کے بعد تعلیم القرآن ٹرسٹ کا قاعدہ پڑھاتے ہیں، اس کے بعد ناظرہ پر ترجمہ اور پر حفظِ قرآن۔

امتحان کی ترتیب:

جب سے کرونا کی بیماری کا آغاز ہوا ہے تب سے لیکر ابھی تک امتحانات کی کوئی ترتیب نہیں بنی۔ اس سے قبل امتحان لیا جاتا تھا اور اساتذہ خود ہی امتحان لیتے تھے۔

لائبریری:

ایک کمرے پر مشتمل لائبریری ہے جو مختلف موضوعات کے کتب پر مشتمل ہے۔

سپورٹ ڈے:

ہر جمعے کو سپورٹ ڈے ہوتا ہے، جس میں بچے مختلف کھیل کھیلتے ہیں لیکن اکثر اوقات جیل کی طرف سے کھیلنے کا ساز و سامان نہیں دیا جاتا اور نہ ہی جیل کے کینٹین میں دستیاب ہوتا ہے اسی وجہ سے بچے کھیلنے سے محروم رہتے ہیں اور فضول بیٹھ کر وقت گزارتے ہیں۔

تعطیل:

ہفتہ اور اتوار کو سرکاری چھٹی ہوتی ہے اس کے علاوہ سردی اور گرمی کی چھٹیاں بھی محمکہ تعلیم کے اعلانات کے مطابق دی جاتی ہے۔

عصری تعلیم کی وجہ سے رعایت:

میٹرک سے لیکر ایم اے تک کسی بھی امتحان میں کامیابی پر ایک سال کی سزا معاف ہوتی ہے۔

اسلامی تعلیم کی وجہ سے رعایت:

ناظرہ قرآن سیکھنے پر ایک سال کی سزا معاف ہو جاتی ہے۔ ترجمہ قرآن سیکھنے پر دو سال کی سزا معاف ہو جاتی ہے اور قرآن مجید کو حفظ یاد کرنے پر بھی دو سال کی سزا معاف ہو جاتی ہے۔

کلاس میں ناغہ اور سستی:

جو بچہ کلاس میں ناغہ کرے یا سستی کرے وقت پر کلاس نہ پہنچے تو اس کو سمجھاتے ہیں اور تنبیہ کرتے ہیں اس کے باوجود بھی اگر وہ سستی کرے تو پھر ڈپٹی سپرنڈنٹ کو بتاتے ہیں وہ بچے کو بلا کر اسے تنبیہ کرتے ہیں، تاہم مارپیٹ اور سزا پر سخت پابندی ہے۔

سنٹرل جیل سکھر:

سنٹر جیل سکھر کے سپرنڈنٹ منظور علی شاہ نے بتایا کہ وہ بچوں کے تعلیم و تربیت سے مطمئن نہیں ہے۔[20]

سنٹر جیل سکھر میں اس وقت 19 بچے قید تھے اوران کو تعلیم کی زیور سے آراستہ کرنے کے لیے صرف دو اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئی ہے۔[21]

1. صغیر احمد، ریلیجئس ٹیچر BPS:12
2. محمد مبین، پرائمری سکول ٹیچر BPS:7

محمد مبین یہاں عرصہ 23 سال سے شعبہ تدریس سے وابسطہ ہے جبکہ صغیر احمد 34 سال سے۔

بلڈنگ: اساتذہ بچوں کو ایک کمرے میں بٹھا کر پڑھا لیتے ہیں کوئی مستقل بلڈنگ یا جگہ مختص نہیں ہے۔

تعلیمی اوقات: صبح 9:00 سے 1:00 بجے تک۔

کلاسسز: پہلی جماعت سے پانچویں تک تعلیم دی جاتی ہے۔

نصاب عصری تعلیم:

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

نصاب دینی تعلیم:

یہاں پر بچوں کو اسلامیات دینی تعلیم ناظرہ اور حفظ کی تعلیم سے روشناس کیا جاتا ہے۔[22]

وزٹ کے دن کلاس میں 13 بچے حاضر تھے۔

امتحان کی ترتیب:

امتحان کا کوئی ترتیب نہیں ہے یعنی امتحان نہیں لیا جاتا۔ ایک وجہ یہ بتائی گئی کہ قیدی مستقلل نہیں رہتے بدلتے رہتے ہیں۔

لائبریری:

اس جیل میں لائبریری موجود نہیں ہے۔

سپورٹ ڈے:

یہاں سپورٹ ڈے کا تصور نہیں ہے۔

تعلیمی ایام:

ہفتے میں چھ دن پڑھائی اور ایک دن چھٹی ہوتی ہے۔

کلاس میں ناغہ اور سستی:

اس جیل میں بچوں کو ناغہ اور سستی کی صورت میں بچوں کو پیار سے سمجھایا جاتا ہے۔

جیل کی طرف سے بچوں کو تعلیم سے متعلق سہولت کی فراہمی:

انتظامیہ کی طرف سے بچوں کو کوئی سہولت فراہم نہیں کی جاتی نہ کتابیں نہ بیگ قلم وغیرہ۔[23] جس کے نتیجے میں غریب بچے پڑھائی میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

علاج معالجہ اور صحت کے مسائل:

یہ بات تو مسلم ہے کہ قیدی بچوں کو ضروری طبی، جسمانی، نفسیاتی، فنی، تعلیمی اور معاشرتی معاونت ملنی چاہیے لیکن ہمارے ہاں اس سلسلے میں کیے گئے اقدامات ناکافی ہیں، جسٹس اینڈلاء کمیشن آف پاکستان کے مطابق قیدی بچوں کو بیماری کی شکایت ہونے پر جیل میڈیکل آفیسر کے پاس معائنہ کے لیے لایا جائے گا اور وہ یہ فیصلہ کرے گا کہ آیا بیرونی مریض کے طور پر اس کا علاج کیا جائے یا اسے جیل کے ہسپتال میں داخل کیا جائے۔ شدید بیمار ہو جانے پر اس کے رشتہ داروں کو بھی اطلاع دی جائے گی۔[24]

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ قید خانوں کے ہسپتالوں میں قیدیوں کو دی جانے والی دوائیاں اچھے معیار کی نہیں ہوتی اور اکثر اوقات مطلوبہ دوائیاں دستیاب بھی نہیں ہوتی انتظامیہ چشم پوشی سے کام لیتے ہیں جس کی وجہ سے قیدیوں کو بہت زیادہ تکلیف اور اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سنٹرل جیل فیصل آباد:

سنٹرل جیل فیصل آباد جہاں عارضی طور پر جوینائل جیل فیصل کے قیدی بچے بھی عارضی طور پر رہائش پذیر ہیں، یہاں قیدیوں کے لیے میڈیکل بورڈ کا مکمل انتظام موجود ہے، بیمار ہونے پر سب سے پہلے جیل کا میڈیکل آفیسر معائنہ کر کے علاج معالجہ تجویز کرتا ہے، اگر اس سے افاقہ نہ ہو تو میڈیکل بورڈ کو بلوا کر مریض کا چیک اپ کراتے ہے، اگر صورتحال نازک ہو تو سیکورٹی وین اور سیکورٹی انتظام کے تحت مریض کو جیل سے باہر ہسپتال علاج کے لیے منتقل کیا جاتا ہے۔

سنٹرل جیل ہری پور:

سنٹرل جیل ہری پور میں بھی بیماری قیدیوں کے علاج معالجے کے لیے میڈیکل آفیسر کی سہولت موجود ہے۔ بیماریوں قیدیوں کو بروقت علاج مہیا کیا جاتا ہے۔ اگر قیدی کسی بڑی بیماری کا شکار ہو اور جیل کے اندر اس کا علاج نہ ہو سکے تو پھر اس کو جیل سے باہر علاج کے لیے جیل عاملہ کی نگرانی میں منتقل کیا جاتا ہے۔ حالات اور واقعات سے معلومات ہوتا ہے کہ اس جیل میں بچوں کو صحت کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بروقت علاج کرنے میں تاخیر کی جاتی ہے اور جو بچے بیمار ہو ان کی بیماری کی اطلاع انتظامیہ تک بروقت نہیں پہنچائی جاتی، اس کی وجوہات کیا ہو سکتی ہے اس کا پتہ نہ چل سکا، لیکن میرے موجودگی میں سپرنڈنٹ صاحب نے انتظامیہ کے ایک باوردی شخص کو اس پر سخت تنبیہ کی کہ مریضوں کی معاملات میں کیوں کوتاہی برتی جا رہی ہے۔

حوالدار شاہد محمود صاحب جو اس جیل میں کئی اہم امور کے ذمہ دار ہے نے بتایا کہ بچوں کے صحت ،صفائی اور علاج معالجہ کے بارے میں نہایت سنجیدگی سے توجہ دی جاتی ہے اگر ایسا نہ ہو تو پھر جیل کے تمام عاملہ کے لیے پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[25]

سنٹرل جیل سکھر:

سنٹر جیل سکھر کے سپرنڈنٹ منظور علی شاہ نے بتایا کہ یہاں مختصر سے احاطے میں مریضوں کے سہولت کے لیے انتظام کیا گیا ہے جہاں بوقت ضرورت میڈیکل ڈاکٹر موجود ہوتا ہے اور ضرورت کے مطابق دوائی بھی فراہم کی جاتی ہے اگر دوائی دستیاب نہ ہوں تو مریض اپنے خرچے پر باہر سے منگوا لیتا ہے، زیادہ بیمار ہونے کی صورت میں مریض کو جیل سے باہر چیک اپ اور علاج معالجے کے لیے بھیجا جاتا ہے۔[26]

تفریح کے مسائل:

سنٹرل جیل فیصل آباد:

سنٹرل جیل فیصل آباد میں بچوں کے کھیل اور تفریح کے لیے گراؤنڈ کی سہولت موجود ہے جہاں بچے عصر کے بعد کھیلتے ہیں۔ بچوں نے بتایا کہ اکثر بچے کرکٹ کھیلنے میں دلچسپی رکھتے ہیں اور کچھ بچے فٹ بال اور والی بال بھی کھیلتے ہیں۔ بچوں کے کھیلنے کے تمام آلات گیند، بلا، نیٹ وغیرہ یہ جیل انتظامیہ کی طرف سے فراہم کی جاتی ہے۔

سنٹرل جیل ہری پور:

سنٹرل جیل ہری پور میں بچوں کے لیے کھیلنے کا وسیع گراؤنڈ موجود ہے جہاں بچے عصر کے بعد کبھی کبھی اور سپورٹ ڈے (جمعہ کے روز) پابندی سے کھیلتے ہیں۔ جیل میں چونکہ بچوں کی تعداد کم ہے (جس وقت میں نے وزٹ کیا اس وقت جیل میں صرف 19 بچے موجود تھے) اس لیے بچے کھیلنے کی بجائے بیٹھ کر بات چیت کرنے میں زیادہ وقت گزارتے ہیں۔

سنٹرل جیل سکھر:

سنٹرل جیل سکھر میں کھیل کود اور تفریح کے لیے گراؤنڈ کی سہولت موجود ہے لیکن بچے کھیلنے میں دلچسپی نہیں رکھتے اور نہ ہی انتظامیہ کی طرف سے اس معاملے میں سختی کا برتاؤ کیا جاتا ہے، اکثر بچے ٹہلتے ہوئے وقت گزارتے ہیں۔ جیل میں کھیل کود اور تفریح سے متعلق آلات بھی موجود نہیں ہے۔ کچھ قیدی اپنے صوابدید پر مخصوص دنوں میں اپنے لیے بلا اور گیند خرید کرلاتے ہیں۔

جنسی مسائل:

انتہائی افسوس کی بات ہے کہ معصوم بچے جن کی حفاظت اب حکومت وقت کی ذمہ داری ہے حکومتی اداروں میں رہ کر بھی محفوظ زندگی نہیں گزار سکتے اور وہ قید خانوں میں رہ کر بھی جنسی درندگی کا شکار ہے۔ 13 اکتوبر 2015

پشاور KPK کے دارالحکومت پشاور میں موجود سینٹرل جیل میں محبوس ایک نوعمر قیدی نے یہ الزام لگایا ہے کہ اسے اور دوسرے نوعمر قیدیوں کو جیل کے اندر جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور جیل کے کچھ حکام بھی اس گھناؤنے جرم میں ملوث ہیں ان کی طرف سے نوعمر قیدیوں کو بالغ قیدیوں کے سامنے جنسی درندگی کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ جیل کے عملے کے کچھ اہلکار اس کے بدلے میں قیدیوں سے رقم وصول کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ دیگر بچوں کے ساتھ بھی یہیں کچھ کیا جاتا ہے لیکن خوف کی وجہ سے کوئی آواز نہیں اٹھاتا۔[27]

مجموعی جائزہ:

جیلوں میں جہاں جہاں بچے موجود ہیں خواہ وہ جوینائل جیل ہیں یا سنٹرل جیل، وہاں بچوں کو کافی سارے مشکلات کا سامنا ہے۔ خاص طور پر رہائشی، معاشی، تعلیمی، تربیتی، اور صحت کے مسائل سے زیادہ دوچار ہے۔

سنٹرل جیل ہری پور، سنٹرل جیل پشاور، سنٹرل جیل راولپنڈی، سنٹرل جیل فیصل آباد، سنٹرل جیل سکھر، جوینائل جیل فیصل آباد اور بورسٹل انسٹیٹیوٹ بہاولپور میں اس وقت بچوں کو کوئی ہنر اور پیشہ نہیں سکھایا جارہا ہے، غیر تعلیم یافتہ بچے جو تعلیم سے بلکل ناواقف ہے جن کے مستقبل کو بہتر بنانے اور ان کو جرائم سے محفوظ رکھنے کے لیے ان کو ہنر یا کوئی پیشہ سکھانا انتہائی ضروری ہے ان کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے۔ ان کو کوئی پیشہ نہیں سکھایا جارہا[28] چنانچہ ان میں سے جو بچے غربت اور افلاس کی وجہ سے مجرم بنے ہوں گے اندیشہ ہے کہ وہ جیل سے آزاد ہو کر دوبارہ جرائم کے مرتکب بنیں گے کیونکہ کچھ بچے جیلوں میں اس وجہ سے بھی مقید ہوتے ہیں کہ انہوں نے چوری یا غصب کا ارتکاب کیا ہوا ہوتا ہے[29] جس کے جملہ اسباب میں سے ایک سبب غربت بھی ہے اگر ان بچوں کو کوئی ہنر یا پیشہ نہ سکھایا جائے تو اندیشہ ہے کہ یہ دوبارہ اسی جرم کے مرتکب ہوں گے۔

جن جیلوں کا میں نے سروے کیا وہاں تعلیمی نظام بہت سست اور کمزور تھا، حقیقت حال یہ ہے کہ تمام بچوں کو ایک یا دو گروپوں میں تقسیم کر کے استاد اپنے صوابدید پر پڑھاتا ہے، استاد کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ بچے لکھ اور پڑھ سکے۔ ان کو کسی فن یا شعبہ کا ماہر بنانا ہرگز مقصود نہیں ہوتا۔ بچوں نے بتایا کہ جو کچھ جیل میں پڑھایا جاتا ہے وہ ہم پڑھ چکے ہوتے ہیں گویا کہ یہاں صرف دہرائی اور یاددہانی کرائی جاتی ہے۔ امتحان کی کوئی تریب اور نظام الاوقات موجود نہیں تھا جس کی وجہ انہوں نے کرونا وبا کو قرار دیا، لیکن یہ بلکل نامعقول عذر ہے، اسی طرح جب میں نے اساتذہ سے پوچھا کہ کرونا وبا سے پہلے امتحان کا کیا ترتیب تھا اور اس کا نظام الاقات کیا تھا تو انہوں نے بتایا کہ ہم اپنے صوابدید پر بچوں کے امتحان کی ترتیب بناتے ہیں۔ گویا کہ جیل خانوں میں امتحانات کا کوئی منظم طریقہ کار موجود نہیں اور نہ ہی کلاس وار بچوں کو ترقی دینے کا تصور پایا جاتا ہے۔

زیادہ پریشان کن صورت حال بورسٹل جیل بہاولپور کی ہے جہاں اس وقت 73 بچے مقید ہے، لیکن عصری تعلیم سکھانے کے لیے ایک بھی استاد وہاں موجود نہیں ہے، صرف دو مذہبی ٹیچر ہے جو اسلامی دینی تعلیم کی خدمات سرانجام

دیں رہے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ وہ تعلیمی اوقات میں بچوں کو قاعدہ ناظرہ اور بنیادی اسلامی معلومات کی تعلیم دیتے ہیں ، عصری تعلیم سکھانے کے لیے formel Teacher موجود تھا جو قریب کے سکول نے عارضی طور پر دیا تھا لیکن اب وہ بھی موجود نہیں ہے، نہایت افسوس کی بات ہے کہ تعلیم جو بچے کا بنیادی حق ہے اس سے بچوں کو محروم رکھا گیا ہے اور مستقل طور پر استاد کی تقرری نہیں کی گئی اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ بچوں کی تعلیم کی ہمارے نظروں میں کیا اہمیت ہے۔

عصر حاضر میں قومی زبان کے ساتھ ساتھ انگلش ، عربی، چائینیز اور ترکی زبان کو سیکھنا کا بھی عام رواج ہو چکا ہے سکول کالجز اور یونیورسٹیوں میں بچے ان زبانوں کو سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ ان زبانوں کو سیکھ کر غیر مسلموں کے سامنے اپنے دین کی ترجمانی کا موقع مل سکتا ہے اور مستقبل میں قوم ملک اور معاشرے میں خدمت کے مواقع دستیاب ہوسکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ہنر بھی ہے جس کے ذریعے آدمی اپنے روزگار کا بندوبست بھی کر سکتا ہے۔اس قدر اہمیت کے باوجود کسی جیل میں بھی ان زبانوں کے سکھانے کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔

جیلوں کے اندر بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کے مسائل کا بھی سامنا ہے کیونکہ جن بچوں کا میں نے انٹرویوں کیا ان میں بعض ایسے بچے بھی سامنے آئے جن کو بات کرنے کا سلیقہ بھی نہیں آرہا تھا، اسی طرح لباس اور جسمانی صفائی میں بھی بہت کمزوری دیکھنے کو ملی، بچوں کے بال اور ناخن معتدل مقدار سے بڑھے ہوئے تھے۔اس سے بڑھ کر مصیبت کی بات تو یہ ہے کہ کچھ اساتذہ کے لباس اور حلیے کا سٹائل بھی بلکل نہ مناسب تھا جس کو دیکھ کر بلکل بھی محسوس نہیں ہوتا کہ یہ استاد اور معلم ہے۔جب استاد کا لباس اور حلیہ ٹھیک نہیں ہو گا تو طلبا کی کیا تربیت ہو گی۔کسی جیل میں بھی تربیتی اور اصلاحی پروگرام کا انعقاد نہیں کیا جاتا جس میں کسی عالم دین کے ذریعے ان کو اخلاقیات اور معاشرتی تعلیم کی تعلیم دی جاتی ہو۔

جن جیلوں کا میں نے سروے کیا[30] وہاں سے متعلق میں نے اس بات کا ندازہ لگایا کہ جو ادارے جیلوں میں بچوں کو ویلڈر، الیکٹریشن اور موٹر سائیکل مکینک وغیرہ کے کام سکھاتے ہیں وہ صرف اپنے بِلز نکالنے اور فنڈ وصول کرنے کے لیے بچوں کے تصاویر وغیرہ لے کر چلے جاتے ہیں، اگر حکومت یا کوئی ادارہ جیل انتظامیہ کے صحیح نگرانی میں منظم طور پر ہنر اور پیشہ سکھانے کے کام کو اچھے طریقہ سے ٹائم ٹیبل مقرر کر کے شروع کرے تو اس کے مثبت اور بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔ بچوں نے انٹرویو کے دوران بتایا کہ مستقل طور پر کوئی ہنر یا پیشہ نہیں سکھایا جاتا مناسب یہ ہے کہ ہنر اور پیشہ سکھانے کو بچوں کے تعلیمی نصاب کا حصہ بنانا چاہیے اور روزانہ کی بنیاد پر ان کو تجربہ اور پریکٹس کے ذریعے ہنر سکھانا چاہیے۔

بچوں کے جیلوں کا ظاہری شکل عام جیلوں کی طرح خوفناک سا ہوتا ہے جس کے گیٹ دروازے اور دیگر اشیاءِ استعمال کا حجم اپنے معمول سے مختلف ہوتا ہے مثلاً دروازے، کھانے کے برتن اور یگر آلات معمول سے زیادہ بڑے اور موٹے

ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہالوں اور کمروں کے دروازے چھوٹے اور کم ہوتے ہیں روشن دان بھی بہت کم ہوتے ہیں جس کی وجہ سے گرمی کے موسم میں ہال کے اندر گرمی اور حبس کی وجہ سے رہنا مشکل ہو جاتا ہے خاص طور پر بہاولپور جوینائل جیل کے بچوں نے اس بات کی شکایت کی کہ ان کے رہائشی احاطے میں واٹر کولر اور ایئر کنڈیشن کے بغیر رہنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ دیواروں کا رنگ اترا ہوا ہوتا ہے اور ساتھ ہی دیواروں پر لکیرے اور مختلف جملے بھی لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔

بچوں کے جسمانی نشو نما کے لیے جسمانی ورزش اور سیر و تفریح بہت ضروری ہے لیکن جیلوں میں دیکھا گیا کہ بچوں کے جسمانی ورزش اور سیر و تفریح کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ صرف کھیلو کود کا انتظام کیا جاتا ہے وہ بھی روزانہ کی بنیاد پر نہیں بلکہ کبھی کبار، کسی جیل میں بھی جسمانی ورزش کی ترتیب اور نظام الاوقات موجود نہیں اسی طرح سیر و تفریح کے لیے کوئی بندوبست نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ سیر و تفریح میں جب بچے کچھ وقت کے لیے جیل کے ماحول سے باہر نکلیں گے اور باہر کے آزادانہ ماحول کی نعمت کا نظارہ کریں گے تو وہ جیل سے آزادی کے لیے زیادہ راغب ہوں گے جس کے لیے وہ تعلیمی میدان میں کارکردگی دکھائیں گے کیونکہ دینی اور تعلیمی کارکردگی کی بنیاد پر ان کے مدت قید میں کمی کی جاتی ہے۔

ظاہری حالات اور انٹرویوز کو دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کو جیلوں میں جنسی مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا لیکن واقعات سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ بچوں کو جنسی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جیل انتظامیہ کی طرف سے تو اس لیے کہ بچے جیل میں مجبور اور بے بس ہوتے ہیں وہ اپنے کسی بھی جائز ضرورت کے لیے جیل عاملہ کے محتاج ہوتے ہیں اگرچہ وہ نہانے کا صابن کیوں نہ ہوں اس آڑ میں عاملہ کے لوگ ان کے مجبوری کا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ اور اپنے ساتھ محبوس قیدی بچوں کی طرف سے اس لیے کہ بچوں کے درمیان عمر اور قد و قامت کے لحاظ سے کوئی تقسیم نہیں ہوتی اور نہ ہی جرائم کی نوعیت سے ان کو الگ رکھا جاتا ہے جس کی وجہ سے مختلف عادات اور مختلف تربیت کے حامل بچے ایک ساتھ رہائش پذیر ہوتے ہیں چنانچہ ایسے ماحول میں برے صحبت اور بری خصلت کا شکار ہو کر بچوں کو جنسی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

13 اکتوبر 2015 پشاور۔ KPK کے دارالحکومت پشاور میں موجود سینٹرل جیل میں محبوس ایک نوعمر قیدی نے یہ الزام لگایا ہے کہ اسے اور دوسرے نوعمر قیدیوں کو جیل کے اندر جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور جیل کے کچھ حکام بھی اس گھناؤنے جرم میں ملوث ہیں ان کی طرف سے نوعمر قیدیوں کو بالغ قیدیوں کے سامنے جنسی درندگی کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ جیل کے عملے کے کچھ اہلکار اس کے بدلے میں قیدیوں سے رقم وصول کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ دیگر بچوں کے ساتھ بھی یہیں کچھ کیا جاتا ہے لیکن خوف کی وجہ سے کوئی آواز نہیں اٹھاتا۔[31]

انسانی حقوق کے بین الاقوامی ادارے(Human Rights Watch)نے پاکستان میں بچوں کے قید خانوں سے متعلق شکایات میں اس بات کا بھی اظہار کیا ہے کہ قید خانوں میں بچو ں کو جسمانی اور جنسی تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔[32]

نتائج تحقیق:

1. بچوں کو قید خانوں میں بہت سے مشکلات اور مسائل کا سامنا ہے۔
2. پاکستان میں بچوں کے لیے علیحدہ جیل خانہ جات کی تعداد بہت کم ہے۔
3. پاکستان میں بچوں کے لیے علیحدہ صرف چھ جیل خانہ جات قائم ہیں۔
4. اس وقت بچے دو قسم کے قید خانوں میں مقید ہے:(ا)ان قید خانوں میں جو صرف بچوں کے لیے مخصوص ہیں۔ (۲)ان قید خانوں میں جو بالغ افراد کے لیے ہے مگر ان میں بچوں کے لیے علیحدہ سیکشن قائم ہے۔
5. پاکستان کی جیلوں میں محبوس بچوں کی کل تعداد تقریباً1421 ہیں، جن میں سے صرف 165 بچے سزا کاٹ رہے ہیں باقی سب کو محض الزام کی بناء پر قید کیا گیا ہے۔
6. جیلوں میں بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کسی حد تک کیا جا چکا ہے۔
7. جیلوں میں سب سے زیادہ تعلیمی خدمات جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ کی ہیں۔

سفارشات:

1. بچوں کے قید خانوں میں مزید انتظامات اور بہتری کی اشد ضرورت ہے۔
2. اسلام آباد اور راولپنڈی میں بچوں کے لیے علیحدہ جیل خانہ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔
3. جیلوں میں پڑھائے جانے والے نصاب میں ترمیم کی ضرورت ہے۔
4. جیلوں میں ماہر اور باصلاحیت اساتذہ کی تقرری کی جائے۔
5. جیل خانہ جات میں تعلیمی سرگرمیوں سے متعلق حکومتی سطح پر نگرانی کی ضرورت ہے۔
6. جیلوں میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے انتظامات میں جدت لانے کی ضرورت ہے۔
7. مختلف جیلوں میں بچوں کے درمیان مختلف سرگرمیوں میں مقابلہ جات کا انعقاد کیا جائے۔
8. جیلوں میں محبوس بچوں کی تعداد میں کمی کے لیے اقدامات کی جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] Pakistan: Protection of juveniles in the Criminal justice System . http://lib.ochar.org/2004

[2]Jaffar, Dr Saad, Dr Muhammad Waseem Mukhtar, Dr Shazia Sajid, Dr Nasir Ali Khan, Dr Faiza Butt, and Waqar Ahmed. "The Islamic And Western Concepts Of Human Rights: Strategic Implications, Differences And Implementations." *Migration Letters* 21 (2024): 1658-70.

[3]SPARC: Society for the Protection of children. "Juvenile Population in Pakistan Prison, 2011. http://www.sparcpk.org.05-05-2015.1

[4]ساتواں اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب بروز جمعرات 28 فروری 2019 بابت محکمہ جیل خانہ جات

[5]جوینائل جیل فیصل آباد کے میں گیٹ پر موجود سیکورٹی اہلکاروں نے ان باتوں کا انکشاف کیا۔ بروز بدھ 26 مئی 2021

[6]ساتواں اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب بروز جمعرات 28 فروری 2019 بابت محکمہ جیل خانہ جات

[7]سنن ابن ماجه،ابواب الادب باب برالوالدين والاحسان الى البنات 636/4ابن ماجة - وماجة اسم أبيه يزيد أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المتوفى: 273هـ)م ط ن، س ط ن

[8]ساتواں اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب بروز جمعرات 28 فروری 2019 بابت محکمہ جیل خانہ جات

[9]PPR Rule No. 298-304

[10]بروز منگل 22/6/2021

[11]فاروق احمد صدیقی، ریلیجئس ٹیچر نے اپنے انٹرویو میں بتایا۔ بروز منگل 22/6/2021 بمقام بورسٹل جیل بہاو

[12]ان تمام باتوں کا تعلق فاروق احمد صدیقی، ریلیجئس ٹیچر کے انٹرویو سے ہے۔

[13]ان خیالات کا اظہار انہوں نے اپنے انٹرویو کے دوران کیا۔

[14]فضائل الصحابة،772/2 لمؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ)تحقيق: د. وصي الله محمد عباس الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت

[15]Khan, Muhammad Bahar, Saad Jaffar, Shazia Sajid, Waqar Ahmed Amaria Atta, and Muhammad Waseem Mukhtar. "Alone Atomic Islamic State Pakistan's Significant Geo-Political Location For Super Powers Monopole Strategies Cultivation." *Kurdish*

Studies 12, no. 4 (2024): 1537-41.

[16]الاسراء:32

[17]ھود:82

[18]ان تمام امور کا مشاہدہ بندہ نے وزٹ کے دوران کیا۔

[19]اس بات کا اظہار جیل سپرنڈنٹ نے انٹرویو کے دوران کیا۔

[20]اس بات کا اظہار انہوں نے اپنے انٹرویو کے دوران کیا۔

[21]بروز جمعرات مورخہ: 17/6/2021

[22]ان خیالات کا اظہار ریلیجس ٹیچر محمد صغیر نے انٹرویو کے دوران کیا۔

[23]ان خیالات کا اظہار پرائمری سکول ٹیچر محمد مبین نے انٹرویو کے دوران کیا۔

[24]قیدیوں کے حقوق و مراعات، لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان شاہراہ دستوراسلام آباد، قواعد جیل خانہ جات 1978 اور دیگر متعلقہ قوانین کے تحت۔

[25]ان خیالات کا اظہار انہوں نے اپنے انٹرویو کے دوران کیا۔

[26]اس بات کا اظہار انہوں نے اپنے انٹرویو کے دوران کیا۔

[27]روزنامہ دنیاپاکستان جمعۃ المبارک، 7جون 2019، https://www.dunyapakistan.com/38597/

[28]اس بات کا اظہار مذکورہ جیلوں کے سپرنڈنٹ اور ڈپٹی سپرنڈنٹ نے اپنے انٹرویو کے دوران کیا۔

[29]انٹرویو کے دوران ایسے بچوں سے بھی واسطہ پڑا جو غربت کی وجہ سے چوری کے مرتکب ہوئے۔

[30]بروز جمعرات مورخہ: 2021 جون

[31]روزنامہ دنیاپاکستان جمعة المبارک، 7 جون 2019،
https://www.dunyapakistan.com/38597/

[32]Saad Jaffar, butt, sadaf, & Dr Nasir Ali Khan. (2022). ENGLISH: Child Marriage: Its Medical, Social, Economic and Psychological Impacts on Society and Aftermath . *Rahat-Ul-Quloob*, *6*(2), 01-09. https://doi.org/10.51411/rahat.6.2.2022/415